

# کتابِ دانیال - نمبر ایک سو چودہ

آخری نسل: حزقی ایل کی نبوت کی تکمیل کا انکشاف اور 144,000 کی مہر بندی

Jeff Pippenger

2024-03-03

وہ نسل جس نے 11 ستمبر 2001 کو تیسری مصیبت کی آمد دیکھی، زمین کی تاریخ کی آخری نسل ہے۔ حزقی ایل کا وہ اقتباس جو اس حقیقت کی تصدیق کرتا ہے، ملرائیٹوں کے نزدیک دس کنواریوں کی تمثیل، اور یوں حبقوق باب دوم، کے ساتھ براہ راست مربوط سمجھا گیا تھا۔ اُس تاریخ میں، حبقوق باب دوم کی وہ روایا جو "اب مزید دیر نہ کرے گی" اور جو 22 اکتوبر 1844 کو پوری ہوئی، امریکہ میں عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کا پیش خیمہ تھی۔ لیکن حزقی ایل کی اُس پیشین گوئی کہ وہ روایا اب مزید طول نہیں دی جائے گی، ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ میں پوری طرح پوری ہو چکی ہے، جس کا آغاز 11 ستمبر 2001 کو تیسری مصیبت کے آنے سے ہوا۔

اور خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، کہ، اے آدم زاد، وہ کون سی کہاوت ہے جو تم اسرائیل کے ملک میں رکھتے ہو کہ، دن دراز ہوتے جا رہے ہیں، اور ہر روایا ناکام ہو جاتی ہے؟ پس ان سے کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میں اس کہاوت کو موقوف کر دوں گا، اور وہ اسے آئندہ اسرائیل میں کہاوت کے طور پر استعمال نہ کریں گے؛ بلکہ اُن سے کہہ دو، دن نزدیک ہیں، اور ہر روایا کا پورا ہونا۔ کیونکہ اسرائیل کے گھرانے میں آئندہ نہ کوئی باطل روایا ہوگی اور نہ چاپلوسانہ فال گیری۔ کیونکہ میں خداوند ہوں: میں بولوں گا، اور جو کلام میں کہوں گا وہ پورا ہو جائے گا؛ وہ اب مزید مؤخر نہ ہوگا؛ کیونکہ تمہارے دنوں میں، اے باغی گھرانے، میں کلام کہوں گا اور اسے پورا کروں گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ پھر خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، کہ، اے آدم زاد، دیکھ، اسرائیل کے گھرانے کے لوگ کہتے ہیں، روایا جو وہ دیکھتے ہیں وہ بہت دنوں کے لئے ہیں، اور وہ دور کے وقتوں کے بارے میں نبوت کرتا ہے۔ پس اُن سے کہہ دے، خداوند خدا یوں فرماتا ہے؛ میری کوئی بات اب مزید طول نہ پکڑے گی، بلکہ جو کلام میں نے کہا ہے وہ پورا کیا جائے گا، خداوند خدا فرماتا ہے۔ حزقی ایل 12:21-28۔

تمام انبیا آخری ایام کی بات کرتے ہیں، اور 'بیت اسرائیل' کے اندر کی 'باطل روایا' اور 'خوشامدانہ کہانت' جعلی 'آخری بارش' ہے، یعنی 'امن و سلامتی' کا پیغام، جو یہ دلیل دیتا ہے کہ 'روایا جو وہ دیکھتے ہیں بہت دنوں کے لئے ہیں، اور وہ دور کے زمانوں کی بابت نبوت کرتا ہے۔' یہ حبقوق کی 'بحث' ہے، کیونکہ جو لوگ 'باطل روایا' پیش کرتے ہیں، وہ 'روایا جو وہ دیکھتے ہیں' کے خلاف دلیل دیتے ہیں۔ وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ 'روایا جو وہ دیکھتے ہیں بہت دنوں کے لئے ہیں، اور وہ دور کے زمانوں کی بابت نبوت کرتا ہے۔' 'امن و سلامتی' کے پیغام کے قاصد کہتے ہیں، 'دن لمبے ہو گئے ہیں اور ہر روایا باطل ہو جاتی ہے؛ آخر کیا اُس نے 18 جولائی، 2020 کی پیش گوئی نہیں کی تھی؟ 'باطل روایا' کے قاصدوں کی نشان دہی بھی حزقی ایل نے اس باب کی پہلی دو آیات میں کی ہے۔

اور خداوند کا کلام بھی میرے پاس آیا کہ اے آدم زاد، تو ایک سرکش گھرانے کے درمیان رہتا ہے، جن کے پاس دیکھنے کے لئے آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں، اور جن کے پاس سننے کے لئے کان ہیں مگر سنتے نہیں، کیونکہ وہ ایک سرکش گھرانہ ہے۔ حزقی ایل 12:1، 2۔

یہ ہے ترک تائب کی مایا یرخ آ بس کے بس روا یہ قفتم یم س پ آ ای بنا مامت  
روہنا وت ای ک باطخ ےس سوی دوہی ثحب جک نارود کے تمدخ ین پنا ےن حیسم بج روا  
ادخ تقو سوا وج یکی یدن اشن یکی سوی دوہی ثحب جک ناک رک ےد ہلاوح اک ہای عسی ےن  
رگم سی ہکی ناک وک ےن ہکی د ساپ کے ناک ہک، ےہت ےہر اج ےکی ادج ےس  
بت ہک اس یج یہب با۔ سی ہن ےتنس رگم سی ہن اک وک ےن نس روا، سی ہن ےتھکی د



گوئی کو زبانی طور پر مانتے تھے؛ لیکن وہ محض اس واقعے کو بہت دور کے مستقبل پر ڈال دیتے تھے۔ تاہم یسوع نے اُن پر مبارکی سنائی جو اپنے زمانے کے نبوی پیغام کو "دیکھیں"۔

مسیح کے زمانے میں یہ وہ پیغام تھا جو اُن کے ہیبتناک کے وقت آیا، جب رُوح القدس نازل ہوا۔ اُن کے ہیبتناک پر رُوح القدس کا نزول 11 اگست 1840 کو مکاشفہ باب دس کے فرشتے کے نزول کا پیشگی نمونہ تھا۔ دونوں تاریخوں میں اس الہی نزول نے اُس دور کی موجودہ سچائی کے پیغام کی آمد کو نشان زد کیا؛ یسوع کے لیے یہ اُس کی موت اور قیامت کا پیغام تھا، جیسا کہ اُس کے ہیبتناک سے ظاہر کیا گیا۔ ملر کے پیروکاروں کے لیے یہ پہلی اور دوسری بلا سے متعلق اسلام کا پیغام تھا جس نے وقت کی نبوت کے امتحانی پیغام کی تصدیق کی۔ یہ دونوں تاریخیں 11 ستمبر 2001 کو آخری بارش کے امتحانی پیغام کی آمد کے ساتھ ہم آہنگ ہیں۔ اسی لیے بہن واٹھ مندرجہ ذیل لکھتی ہیں:

"1840-1844 سے دیے گئے تمام پیغامات کو اب قوت کے ساتھ پیش کیا جانا ہے، کیونکہ بہت سے لوگ اپنی راہ کھو چکے ہیں۔ یہ پیغامات تمام کلیسیاؤں تک پہنچنے چاہیے۔"

مسیح نے فرمایا، 'مبارک ہیں تمہاری آنکھیں، کیونکہ وہ دیکھتی ہیں؛ اور تمہارے کان، کیونکہ وہ سنتے ہیں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت سے نبیوں اور راستبازوں نے آرزو کی کہ ان چیزوں کو دیکھیں جو تم دیکھتے ہو، اور نہ دیکھ سکیں؛ اور ان چیزوں کو سنیں جو تم سنتے ہو، اور نہ سن سکیں' [17] [13:16, 17] مبارک ہیں وہ آنکھیں جنہوں نے وہ چیزیں دیکھیں جو 1843 اور 1844 میں دیکھی گئیں۔

پیغام دیا جا چکا ہے۔ اور پیغام کو دہرانے میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ زمانے کی نشانیاں پوری ہو رہی ہیں؛ اختتامی کام پورا ہونا چاہیے۔ قلیل وقت میں بڑا کام انجام دیا جائے گا۔ جلد ہی خدا کے مقرر کردہ ایک پیغام دیا جائے گا جو بڑھ کر بلند پکار بن جائے گا۔ تب دانی ایل اپنے مقام پر کھڑا ہوگا تاکہ اپنی گواہی دے۔

ہماری کلیسیاؤں کی توجہ کو بیدار کیا جانا چاہیے۔ ہم دنیا کی تاریخ کے سب سے بڑے واقعے کی دہلیز پر کھڑے ہیں، اور شیطان کو خدا کے لوگوں پر غلبہ حاصل نہ ہو کہ وہ انہیں غفلت کی نیند سلا دے۔ پاپائیت اپنی قوت میں ظاہر ہوگی۔ اب سب کو بیدار ہونا اور صحائف کی تحقیق کرنی چاہیے، کیونکہ خدا اپنے وفاداروں پر ظاہر کرے گا کہ آخری زمانہ میں کیا ہوگا۔ خداوند کا کلام اس کے لوگوں کے پاس قوت کے ساتھ آنے والا ہے۔۔۔

یہی میرے سامنے پیش کیا گیا ہے—کہ ہم سو رہے ہیں، اور اُس وقت کو نہیں جانتے جب ہم سے ملاقات ہونے والی ہے۔ لیکن اگر ہم خدا کے حضور فروتنی اختیار کریں، اور اسے پورے دل سے تلاش کریں، تو وہ ہمیں مل جائے گا۔ مینوسکرپٹ ریلیزز، جلد 21، 436-438۔

وہ پیغام جس کی تمثیل یسوع مسیح کے زمانے کے موجودہ سچائی کے پیغام اور 1840 سے 1844 کے موجودہ سچائی کے پیغام کے ذریعے کی گئی ہے، آخری ایام کی طرف اشارہ کرتا ہے جب ملرائٹ پیغام دہرایا جائے گا۔ تواریخ میں جنہیں "دیکھنے اور سننے" کے قابل نہ ہونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے، وہ اپنی "خبرگیری کے وقت" کو نہیں جانتے۔ جب یسعیاہ آخری بارش کے جعلی پیغام کے قاصدوں کا پہلا ذکر کرتا ہے—جو دیکھتے ہیں مگر نہیں دیکھتے—تو وہ اس وقت کی نشاندہی کرتا ہے جب یہ دور شروع ہوتا ہے، وہی دور جس کے بارے میں سسٹر واٹھ نے کہا: "خدا کے مقررہ وقت کا ایک پیغام جو بڑھ کر زور کی پکار بن جائے گا۔" "خدا کا مقررہ وقت" اس مخصوص زمانے کی نمائندگی کرتا ہے جب یہ پیغام پہنچے گا، اور یسعیاہ باب چھ کی آیت تین میں یسعیاہ اس وقت کو ٹھیک ٹھیک متعین کرتا ہے۔

اور ایک نے دوسرے کو پکار کر کہا: پاک، پاک، پاک، رب الافواج ہے؛ ساری زمین اُس کے جلال سے معمور ہے۔ اشعیاہ 6:3۔

سیسٹر واٹ اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ جب فرشتے ایک دوسرے سے پکار کر کہتے ہیں: "پاک، پاک، پاک"—اس عبارت میں جہاں یسعیاہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتا ہے جن کی آنکھیں ہیں، مگر وہ دیکھتے نہیں—تو اس کی تکمیل 11 ستمبر 2001 کو ہوئی۔

جب وہ [فرشتے] مستقبل کو دیکھتے ہیں، جب ساری زمین اُس کے جلال سے بھر جائے گی، تو فتح مندانہ حمد کا نغمہ شیریں ترنم میں ایک سے دوسرے تک گونجتا ہے: 'پاک، پاک، پاک، رب الافواج ہے۔' وہ خدا کی تمجید کر کے پوری طرح مطمئن ہیں؛ اور اُس کی حضوری میں، اُس کی پسندیدگی کی مسکراہٹ کے زیر سایہ، انہیں مزید کسی چیز کی تمنا نہیں رہتی۔ اُس کی شبیہ کو لیے رکھنے میں، اُس کی خدمت بجا لانے اور اُس کی عبادت کرنے میں، ان کی بلند ترین آرزو پوری طرح حاصل ہو جاتی ہے۔ ریویو اینڈ بیرلڈ، 22 دسمبر، 1896۔

11 ستمبر 2001 کو ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی شروع ہوئی، اور پچھلی بارش کے چھینٹے پڑنے لگے، اور جب دس کنواریوں کی تمثیل دہرائی جا رہی تھی تو حقوق کی بحث شروع ہوئی۔ اسی موقع پر حزقی ایل کی نبوت اپنی کامل تکمیل کو پہنچ گئی۔ نبوی کلام اب مزید مؤخر نہیں کیا جائے گا، اور وہ نسل جس نے 11 ستمبر 2001 کو دیکھا، کرۂ ارض کی آخری نسل ہے، کیونکہ ایڈونٹ ازم کے اختتام کی رويا اعلان کرتی ہے کہ مسیح کی دوسری آمد پر مہلت ختم ہو جائے گی۔ اس حقیقت کی دوسری گواہی انجیل لوقا کے اکیسویں باب میں ملتی ہے۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہ نسل جب تک سب کچھ پورا نہ ہو جائے، نہ گزرے گی۔ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔ لوقا 21:32، 33۔

لوقا کے باب اکیس میں یسوع دنیا کی تاریخ کی آخری نسل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ وہ ابھی ابھی ایک تدریجی تاریخ کا خلاصہ پیش کر چکے ہیں جو سن 70 میں یروشلم کی تباہی سے شروع ہو کر ملرائٹ تاریخ تک جاتی ہے۔ پھر وہ براہ راست نبوی تاریخ کی نشاندہی کے بیان سے ہٹ کر ایک تمثیل پیش کرتے ہیں جو اسی نبوی تاریخ کو سادہ طور پر دہراتی اور اسے وسیع کرتی ہے۔ اس طرح انہوں نے اسی بیان کے دو داخلی گواہ فراہم کیے، اور آخر میں یہ بتا کر نتیجہ نکالا کہ وہ "نسل" جس نے ان واقعات کو دیکھا ہوگا، اُس کی واپسی تک زندہ رہے گی، یوں سیاق و سباق سے اُس نسل کی شناخت ہو جاتی ہے جس کی نمائندگی ایک لاکھ چوالیس ہزار کرتے ہیں۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کی تاریخ آخری نسل ہے، اور وہ موت کا مزہ نہیں چکھتے، اگرچہ وہ اس زمانے میں زندہ ہیں جب آسمان اور زمین گزر جاتے ہیں۔

لیکن خداوند کا دن رات میں چور کی طرح آئے گا؛ اُس دن آسمان زبردست شور کے ساتھ گزر جائیں گے، اور عناصر شدید حرارت سے پگھل جائیں گے، اور زمین بھی اور اُس میں جو کام ہیں جل جائیں گے۔ جب کہ یہ سب چیزیں یوں فنا ہونے والی ہیں، تو تم کو کیسا ہونا چاہیے کہ پاک چال چلن اور دینداری میں رہو، خدا کے دن کے آنے کے منتظر اور اُس کے آنے کو جلد کرنے والے، جس میں آسمان آگ سے جل کر فنا ہو جائیں گے اور عناصر شدید حرارت سے پگھل جائیں گے؟ ۲ پطرس ۱۰:۱۰-۱۲۔

تجلی مسیح میں مسیح کی دوسری آمد کی نمائندگی ہوئی تھی۔

کوہ تبدیل صورت پر موسیٰ گناہ اور موت پر مسیح کی فتح کے گواہ تھا۔ وہ اُن کا نمائندہ تھا جو عادلوں کے جی اٹھنے پر قبروں سے نکلیں گے۔ الیاس، جو موت دیکھے بغیر آسمان پر اُٹھا لیا گیا تھا، اُن کا نمائندہ تھا جو مسیح کی دوسری آمد کے وقت زمین پر زندہ ہوں گے، اور جو 'ایک دم میں، پلک جھپکتے، آخری نرسنگے پر، بدل جائیں گے؛ جب کہ 'یہ فانی بقا پہن لے گا' اور 'یہ فاسد عدم فساد پہن لے گا۔' 1 کرنتھیوں 15:51-53۔ یسوع آسمان کے نور سے ملبس تھا، جیسا کہ وہ اُس وقت ظاہر ہوگا جب وہ 'دوسری بار گناہ کے بغیر نجات کے لیے آئے گا۔' کیونکہ وہ 'اپنے باپ کے جلال میں

مقدس فرشتوں کے ساتھ آئے گا۔ عبرانیوں 9:28؛ مرقس 8:38۔ اب شاگردوں سے نجات دہندہ کا کیا ہوا وعدہ پورا ہوا۔ پہاڑ پر آئندہ جلالی بادشاہی ایک مصغر نمونے میں پیش کی گئی— مسیح بادشاہ، موسیٰ جی اُٹھے ہوئے مقدسین کے نمائندہ، اور الیاس تبدیل شدگان کے نمائندہ۔

ایلیاہ، جو نہیں مرا، اُن ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی کرتا ہے جو نہیں مرے، اور موسیٰ اُن کی نمائندگی کرتا ہے جو مرے۔ آخری ایام میں یہ دونوں طبقات کتابِ مکاشفہ باب سات میں ایک لاکھ چوالیس ہزار اور بہت بڑی جماعت کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ جب کتابِ مکاشفہ باب چھ میں پانچویں مہر کھولی جاتی ہے، تو قرونِ وسطیٰ کے دوران پاپائیت کے ہاتھوں قتل کیے جانے والوں کو سفید جامے دیے جاتے ہیں۔

اور جب اُس نے پانچویں مہر کھولی، تو میں نے قربان گاہ کے نیچے اُن کی جانیں دیکھیں جو خدا کے کلام کے سبب اور اُس گواہی کے سبب جو اُن کے پاس تھی قتل کیے گئے تھے؛ اور وہ بلند آواز سے پکار کر کہہ رہے تھے، اے خداوند، اے قدوس اور سچا، کب تک تو زمین کے بسنے والوں سے ہمارے خون کا انصاف اور انتقام نہیں لیتا؟ اور اُن میں سے ہر ایک کو سفید لباس دیا گیا [انہیں پاک اور مقدس قرار دیا گیا]؛ اور اُن سے کہا گیا کہ وہ کچھ عرصہ اور آرام کریں، یہاں تک کہ اُن کے ہم خادم اور اُن کے بھائی بھی، جو اُن کی مانند قتل کیے جانے والے تھے، پورے ہو جائیں [مکاشفہ 6:9-11]۔ یہاں یوحنا کے سامنے ایسے مناظر پیش کیے گئے جو حقیقت میں نہ تھے بلکہ وہ جو آئندہ کے کسی عرصے میں ہونے والے تھے۔ مخطوطات کی اشاعتیں، جلد 20، 197۔

شہید یہ پوچھ رہے ہیں کہ خدا اُن کے قتل کا بدلہ کب لے گا۔ ایک شہید قتل کیے جانے سے پہلے ایمانِ یسوع رکھتا ہے، کیونکہ اسی ایمان کے اظہار نے پاپائیت کو اسے قتل کرنے پر اکسایا۔ سفید جامے مسیح کی راستبازی کی نمائندگی کرتے ہیں، لیکن ان مقتول نفوس کو دیے گئے سفید جامے انہیں ان کی شہادت کے بعد دیے گئے تھے۔ یہ جامے محض مسیح کی راستبازی نہیں بلکہ شہادت کی علامت ہیں۔ ایک شہید کے پاس قتل کیے جانے سے پہلے ہی مسیح کی راستبازی کا جامہ ہوتا ہے۔ مکاشفہ باب سات کی بڑی جماعت کو سفید جامے دیے جاتے ہیں، اور یوں وہ اُن لوگوں کی نمائندگی کرتے ہیں جو آنے والے اتوار کے قانون کے قتل عام میں مرے۔ پس ایک لاکھ چوالیس ہزار کی نمائندگی ایلیاہ کرتا ہے، اور جو خداوند میں وفادار رہ کر مرے اُن کی نمائندگی کوہِ تجلی پر موسیٰ کرتا ہے۔

ایک لاکھ چوالیس ہزار وہ نسل ہے جو نہیں مرتی، اور وہی وہ نسل ہے جس کا ذکر مسیح لوقا باب اکیس میں کرتے ہیں، یعنی وہ نسل جو اُس وقت زندہ ہوگی جب آسمان اور زمین ٹل جائیں گے۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہابیل کا قتل اُس دشمنی کی پہلی مثال تھا جس کے بارے میں خدا نے اعلان کیا تھا کہ سانپ اور عورت کی نسل کے درمیان—یعنی شیطان اور اُس کے پیروکاروں اور مسیح اور اُس کے پیروکاروں کے درمیان—ہوگی۔ انسان کے گناہ کے باعث شیطان نے انسانی نسل پر تسلط حاصل کر لیا تھا، لیکن مسیح انہیں اس کے جوے کو اتار پھینکنے کے قابل بنائے گا۔ جب کبھی خدا کے برہ پر ایمان کے وسیلہ سے کوئی جان گناہ کی خدمت ترک کرتی ہے، شیطان کا غضب بھڑک اٹھتا ہے۔ ہابیل کی مقدس زندگی نے شیطان کے اس دعوے کی تردید کی کہ انسان کے لیے خدا کی شریعت پر چلنا ناممکن ہے۔ جب قابیل، شریک کی روح سے برانگیختہ ہو کر، نے دیکھا کہ وہ ہابیل کو قابو میں نہیں لا سکتا، تو وہ اس قدر غضب ناک ہوا کہ اس نے اس کی جان لے لی۔ اور جہاں کہیں بھی ایسے لوگ ہوں گے جو خدا کی شریعت کی راستبازی کے دفاع میں ثابت قدم رہیں، اُن کے خلاف بھی یہی روح ظاہر ہوگی۔ یہی وہ روح ہے جس نے ادوار بھر میں مسیح کے شاگردوں کے لیے سولی قائم کی اور آگ کے لاؤ بھڑکائے۔ لیکن یسوع کے پیروکار پر ڈھائے جانے والے ظلم و ستم شیطان اور اس کے لشکروں کے اشارے پر ہوتے ہیں، اس لیے کہ وہ ایسے اپنے اختیار کے آگے جھکانے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ یہ مغلوب دشمن کا قہر ہے۔ یسوع کا ہر شہید فاتح ہو کر مرا ہے، "نبی کہتا ہے، "انہوں نے اسے [وہ پرانا سانپ،

جسے ابلیس اور شیطان کہا جاتا ہے' [ برّہ کے خون اور اپنی گواہی کے کلام کے سبب سے مغلوب کیا؛  
اور انہوں نے اپنی جانوں سے موت تک بھی محبت نہ کی۔" مکاشفہ 12:11، 9. Patriarchs and  
Prophets, 77